الحمد للہ الذی نور قلوب العارفین بنور معرفتہ

الحمد للہ والمنۃ کہ یہ کتاب جواہر لطیفۂ آبدار جواہر پیر و مرشد و نیز بیانات
مع حضرت پیر و مرشد قبلہ و کعبہ شاہ جی میاں قدس اللہ سرہ العزیز منتخب کرکے

گلدستۂ باغ حضرت محمد شیر میاں ؒ

المعروف بہ

کلید سعادت دارین فاتح معرفت

۱۳۴۳ ہجری

حسب الارشاد جناب مولانا مولوی حاجی محمد بشیر صاحب خلیفہ
حضور پیر و مرشد شاہ جی میاں قدس سرہٗ کے

روز افزوں اخبار پریس بریلی طبع کرائی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد و ثنا اس خالق دوجہاں کی اور درود و تحیہ اوس صاحب لولاک کے
صلی اللہ علی خیر خلقہ محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین۔
اما بعد۔ واضح ہو کہ اس بندۂ ناچیز مولوی محمد شبیر سے چند
برادران طریقت نے اپنی خواہش ظاہر کی کہ آپ کو مناسب ہے کہ پیر و مرشد
کے آداب اور جو شرائط طریقت میں مرشد اور مریدوں کیواسطے ہیں ان سے لوگوں کو
آگاہی ہونا چاہیئے۔ لہذا بندہ نے کوشش کر کے حضرت شاہ جمال اللہ شاہ
صاحب کی کتاب میں جو حسب اجمال ہے اوس میں سے مختصر طور پر فارسی سے
اردو میں نقل کر کے اور حضرت پیر و مرشد قبلہ و کعبہ کی شان کی فرمایش
کر کے اس میں شامل کئے۔ اور نام اس کا گلدستہ حضرت محمد شبیر میاں رکھا۔
مرید ہمیشہ وضو سے رہے۔ موافق حدیث شریف الوضوء سلاح
المؤمنین یعنی وضو ہتھیار مومن کا ہے۔ تاکہ شیطان اوس پر حملہ نہ کر سکے۔

مرید کو پیر کی ملاقات ضرور ہے۔ جو عبادت کرنے والے کو عبادت کے نور
اور کثرت ہوتی ہے۔ جس کی بخشش کی برکات اور برکات سے قوی
کرتا ہے۔ اور استغفار بھی ضرور ہے۔ چنانچہ حضرت رسول کریم صلی اللہ
علیہ وسلم کی طرف خطاب ہوا ہے۔ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ
وَالْمُؤْمِنٰتِ اور دوسری جگہ ارشاد ہوا ہے مومنوں کی طرف توبوا
الی اللہ یستغفرون یعنی پہلی بات کو توبہ و استغفار طلب بخشش کی
یعنی گناہوں سے توبہ کرتے ہیں۔

مرید پر لازم ہے کہ پیر کی خدمت کرے۔ یعنی پیر کے وضو اور خدمت اور
عبادت وغیرہ سب کی پیروی کرے۔ یعنی جیسے وہ پیر کی خدمت میں [illegible]
کو حاصل کرے۔ اور پھر علیحدہ بیٹھ کر ذکر میں مشغول ہو جائے۔ مثال جیسے
آم کی گٹھلی کو درخت کے نیچے بو دو۔ اور جب وہ ہری ہو جائے تو اوس کی ٹہنی
کاٹ کر اس پیڑ سے باندھ دو۔ جب قلم لگ جائے تو درخت سے علیحدہ کر کے دوسری
جگہ لے جا کر بو دو۔ تو وہ درخت سرسبز اور شاداب ہوگا۔ اور پھل دیگا۔ اور
اگر درخت کے نیچے چھوڑ دیا جائے تو وہ زرد ہوگا اور اس میں پھل نہ آئیگا۔
یہی ایسا ہی مرید کا مطلب ہے۔ جب تک یہ علیحدہ جا کر نہیں بیٹھیگا جب تک
کار آمد نہ ہوگا۔ دوسری بات یہ ہے کہ حضرت پیر و مرشد شاہ [illegible] میاں
رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ حضرت [illegible] شاہ صاحب کی خدمت میں تھی۔ اور
مجھ پر ایک کیفیت تھی کہ ہر دم استغراق میں رہتے تھے۔ اور جب پیر و مرشد
ان کے پاس تشریف لاتے تو اپنے پیر و مرشد سے حضرت [illegible] شاہ
میاں فرماتے کہ تیرے بچے اچھے ہیں؟ پیر و مرشد فرماتے ہیں کہ آپ کب تک
اس حالت بیخودی میں رہیں گے۔ اس حال کو چھوڑو۔ اور سلوک کی طرف
آؤ۔ اور میری مریدی اختیار کرو۔ یعنی مرید کرنا شروع کرو۔ تو حضرت شاہ
میاں فرماتے کہ اس بات سے مجھے معاف رکھئے کیونکہ میں [illegible]

کروں گا۔ تو مرید پیر کے رتبہ کو پیر کی منزلت کو اور پیر کی عظمت کو نہیں جانتے
مرید سب [illegible] کریں گے تو لامحالہ دوزخ کو جائیں گے۔ لہٰذا تجھ کو [illegible]
اور حضرت پیر و مرشد نے نعمت شاہ میاں سے فرمایا کہ جب تم پیری اور مریدی
نہ کرو گے تو میری فاتحہ کون کرے گا؟ تو حضرت نعمت شاہ میاں نے فرمایا۔
کہ میری فاتحہ بہت ہو گی! بہت ہو گی!! بہت ہو گی!!!

اب اس قول سے یعنی حضرت نعمت شاہ میاں کے حسن بیان سے یہ نتیجہ نکلا کہ جس قدر مرید کے دل میں پیر و مرشد کی بزرگی و عظمت اور محبت سمائی جائے گی۔ اسی قدر اس پر انکشاف راہ قلب کا راستہ کھلتا جائے گا۔ چنانچہ دوسرا فرمان یعنی قول حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا فرمایا کہ آنحضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ عمرؓ تم مجھ کو کتنا چاہتے ہو۔ اور کتنا دوست رکھتے ہو۔ تو حضرت عمرؓ نے عرض کیا کہ جتنا میرا مال وغیرہ اور جو چیز میرے پاس ہے سب سے زیادہ آپ دوست ہیں۔ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابھی تمہارا ایمان کامل نہیں ہے پس اسی وقت حضرت عمرؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ مجھے اپنی جان سے بھی زیادہ دوست ہیں۔ آنحضور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اب تمہارا ایمان کامل ہو گیا۔ ایسا ہی پیر و مرشد کا اور مرید کا بھی راستہ اور تعلق ہے کیونکہ جب مرید جان و مال اور ہر چیز سے زیادہ پیر کا عاشق ہو جاتا ہے۔ تب مدارج کی اور مقامات حقیقی ظاہری و باطنی پیر و مرشد اس پر کھل جاتے ہیں۔ اور قلب اس کا انوار الٰہیہ کا مظہر بن جاتا ہے۔ [illegible] دونوں کا پردہ درمیان سے اٹھ جاتا ہے جیسا کہ فرمایا۔ مولانا روم نے

ملے یعنی فاتحہ تھی یعنی فاتحہ کا سلسلہ حضرت شاہ جی میاں رحمۃ اللہ علیہ سے جاری ہے [illegible]
ہی ظاہر ہے کہ [illegible] جو بیان کرنے کی حاجت نہیں [illegible]

[illegible] تو [illegible] | [illegible]
بخود نسبت پیر [illegible] | [illegible]

نسبت [illegible] سے [illegible] عاشق [illegible] معشوق کی طلب اور عشق و محبت میں [illegible] معشوق [illegible] کے عاشق بن جاتا ہے۔

مرید کو چاہیے کہ پیر [illegible] جب تک کہ پیر و مرشد [illegible] اجازت نہ دے۔ اور جو اجازت بھی [illegible] اجازت کے متعلق [illegible] بیان کی جاتی ہے۔ [illegible] یوسف حسین [illegible] بہت خوبصورت [illegible] جوان تھے۔ ایک [illegible] کی [illegible] نے [illegible] اور عاشق ہو گئی۔ اور [illegible] کے پیچھے [illegible] تھی کہ [illegible] کے واسطے مجھے [illegible] یوسف حسین [illegible] گئے پیچھے پھر کر نہیں دیکھا۔ رات کو خواب میں یوسف حسین نے دیکھا کہ یوسف [illegible] ایک تخت پر بیٹھے ہوئے اور ہزاروں فرشتے ان کے پیچھے [illegible] ہیں اور [illegible] تخت کو آسمان سے اتارتے ہوئے زمین پر [illegible] یوسف حسین [illegible] ان کی طرف چلے اور [illegible] کہ [illegible] آپ کیسے تشریف [illegible] ہیں۔ یوسف علیہ السلام نے فرمایا کہ میں تیری زیارت کو [illegible] عالم سے بھیجا ہے اور [illegible] ایک یوسف تو بھی ہے۔ [illegible] ایک یوسف تو بھی ہے۔ [illegible] فضل سے [illegible] کی [illegible] مقامات [illegible] تھی۔ [illegible] یوسف حسین [illegible] کی طرف کا [illegible] گئے۔ یوسف حسین خواب سے جاگے اور حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں [illegible] سال [illegible] رہے۔ مگر [illegible] کی وجہ سے [illegible] کے بعد حضرت

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اسکی جگہ پر یعنی اس کے بیٹھنے کی جگہ پر نہ بیٹھے اور نہ اپنا سایہ پیر کے جسم پر پڑنے دے۔ نہ اس کے لباس پر نہ اس کے بانماز پر اپنا پیر بھی نہ رکھے۔ اور اس کے وضو کرنے کی جگہ پر طہارت نہ کرے اور اس کے خاص برتن جو کھانے پینے کے ہیں ان کو اپنے استعمال میں نہ لاوے کیونکہ یہ باتیں بھی بے ادبی میں شامل ہیں۔ اور پیر و مرشد کے سامنے نہ کھائے اور نہ پئے اور نہ کسی سے بات کرے اور نہ دوسرے کی طرف متوجہ ہو اور نہ چلے جائے اور جس طرف پیر کا مسکن ہو اس طرف کو پاؤں نہ پھیلائے نہ اُس طرف کو تھوکے اور پیر سے جو کچھ عمل صادر ہو اسکو بہتر جانے اگرچہ وہ بظاہر وہ بات اس کی سمجھ میں نہ آوے اپنے دل میں یہ سمجھتا رہے کہ پیر و مرشد جو کچھ کرتے ہیں وہ الہام سے کرتے ہیں میری عقل وہاں تک نہیں پہونچ سکتی ہے چنانچہ یہ قصہ قرآن شریف کے سورہ کہف میں خضر علیہ السلام اور موسیٰ علیہ السلام کا معاملہ پوشیدہ نہیں۔ اس کے بیان کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اس تقریر پر کسی قسم کے اعتراض کی گنجائش نہ ہوگی اور جب پیر و مرشد کی طرف محبت کی اور عشق کی راہ کھل جاوے تو جو کچھ پیر و مرشد سے صادر ہوتا ہے تو وہ اسکو اپنے لئے ثواب اور بہتر سمجھنا چاہئے اور مرید پیر کی پیروی کرے کھانے اور پینے اور سونے اور عبادت کرنے میں اسی کے طرز پر رہنا چاہئے اور ایک ہی عمل کے درپے ہو جانا چاہئے۔ یعنی دنیا اور آخرت سب سے خیال کو ترک

---

[1] حضرت شاہ جی میاں رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ایک مرید کی بڑی شہرت ہوئی کہ وہ ریاضت اور مجاہدہ اور عبادت میں ہر وقت سرگرم رہتے ہیں۔ لوگوں میں ان کی تعریف سن کے پیر و مرشد نے فرمایا کہ بغیر تحقیق کے جب تک میں امتحان نہیں کر لیتا ہوں اسکو پیر و مرشد نے بلا کر کہا کہ لیجا کر یہیں وقت و معاف کر لیجئے ایک تھیلا اس کی پیٹھ پر بندھوا دے بیس جوتے مار دیجئے اس نے تھپڑ مارا تو اس نے اسکی طرف نگاہ اٹھا کر دیکھا اور زبان سے کچھ نہیں کہا پیر و مرشد نے فرمایا کہ ابھی یہ کچا ہے اس کا نفس ابھی نہیں ٹوٹا اس نے نگاہ دوسرے کی طرف کیسے اٹھائی ۔۔

[2] کہ تو اور اسکو فنا ہونے کا درجہ حاصل ہو ۔۔

وصل کے درپے ہو جاوے[1] اور پیر کی ہر فعل و حال نشست و برخاست بات چیت میں کسی طور کا اعتراض نہ کرے۔ چنانچہ بعض بزرگوں نے اعتراض کی بابت بھی منع کیا ہے۔ کیونکہ اعتراض کا نتیجہ ان کے فیض سے محروم رہنا ہے۔ اور تمام مخلوقات[2] سے بدتر وہ شخص ہے کہ وہ اس گروہ فانی سے نفرت رکھے اور ان پر عیب لگاتا ہے۔ چنانچہ مولانا روم صاحب کا شعر ہے

حب درویشاں کلید جنت است
دشمن ایشاں سزائے لعنت است

اور اپنے پیر سے کرامات وغیرہ طلب نہ کرے کیونکہ کسی مومن نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے معجزہ طلب نہیں کیا معجزہ طلب کرنے والا کافر اور منکر ہے۔ ویسے ہی مرید بھی کرامات طلب نہ کرے چنانچہ حضرت ... رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ جنگل میں لکڑیاں کاٹتے تھے ایک شخص ان کے پاس ہو آیا اور کہا کہ حضرت کچھ کرامات دکھائے تاکہ میں آپ کا مرید ہو جاؤں۔ آپ نے فرمایا کہ آپ چاہتا ہے کہ کیا کرامات دکھلاؤں کہا کہ انگور چاہتا ہوں۔ آپ کے ہاتھ میں ایک چھری تھی۔ چھری کو پتھر پر مارا اور چھری کے دو ٹکڑے ہو گئے۔ ایک ٹکڑا اپنے آگے کو ڈالا اور دوسرا ٹکڑا اس کے آگے ڈالا۔ دونوں ٹکڑے چھری کے ہرے درخت انگور کے ہو گئے۔ اور دونوں میں انگور آ گئے۔ اسی وقت۔ مگر خلیفہ کے سامنے جو تھے وہ سفید تھے۔ اور اس شخص کے سامنے جو انگور تھے وہ کالے تھے اور کھٹے تھے۔ اس شخص نے کہا کہ اس کی کیا وجہ ہے حضور[3]؟ آپ نے فرمایا کہ تو کرامت دیکھ کے مرید ہوا اور میں بے کرامت دیکھے مرید ہوا ہوں اور دوسری بات یہ ہے کہ فیض باطنی میں اگر کسی قسم کی کمی ہو تو اپنے قصور کو پیش نظر رکھے۔ اور اگر کل واقعات میں پر شکستہ ہو جائے اور اس کی سمجھ میں نہ آئے تو پیر و مرشد سے دریافت کرے۔ چنانچہ حضرت شاہ جی میاں رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ[1]

---

[1] جب تک ایک ہی کے لئے ... ہو وصل ... نہیں ہو سکتا ہے ۔۔

[2] کہ آپ کے سامنے سفید انگور اور میرے سامنے کالے آئے ۔۔

ایک مرتبہ پیر ارادت کا مقام کہ جس میں زمین اور آسمان اور جو کچھ ہے سب نوری نور
نظر آتا تھا خوف کی وجہ سے پیشاب پاخانہ بند ہو گیا۔[1] کہ حضور اب میں پیشاب پاخانہ
کہاں جا کر پھیروں۔ پیر و مرشد نے فرمایا اگر پیشاب پاخانہ بھی نوری ہے تو پیر نور
اگر کرے تو تعجب کی بات نہیں اور پیر و مرشد سے بغیر اجازت کے بیدار ہو اور
اپنی آواز پیر و مرشد کی آواز پر بلند نہ کرے اور چپکے گوش سے بات ذکر نہ کرے یہ بھی
بے ادبی میں شامل ہے۔ اور اگر فیض کسی بزرگ باطنی یا ظاہری سے کہ وہ پہنچے
وہ بھی اپنے پیر و مرشد کی جانب سے سمجھے۔ ماحاصل کلام یہ ہے کہ جہاں تک
ہو سکے ادب کی رعایت کرے۔ مثل مشہور ہے کہ بے ادب خدا تک نہیں پہنچا۔
اگر کسی امور میں سہو ہو جائے اور بغیر سمجھے تو قصور کو اپنے اوپر رکھے۔ پیر کی جانب نہ
لے جائے۔ اور اگر اپنا قصور نہ جانے اور ادب نہ کرے تو بزرگوں کے فیض سے
بے نصیب ہے۔

غزل

پیر مرشد کی نہ گلشن میں تو بلبل کیا کرو
خضر پیر کی ہو کر خودی کو اپنی فنا کرو

[illegible] سمجھو نسبت کو سمجھو عین بقا
مذہب میں کیا [illegible] ہے سجدہ میں کیا کرو

راہ باطن کو [illegible] میں صبح [illegible] گریہ کیا کرو
[illegible] کا سمجھو [illegible] کرو

[illegible] آوے [illegible] کرو
[illegible] کیا کرو

محمود شاہ [illegible] اور [illegible] کرو
[illegible] شاہ سے [illegible] پڑھا کرو

[1] اگر زمین پہ شاہ پیشاب [illegible] تو بے ادبی ہو گی۔ [illegible] پیر و مرشد صاحب کو
کہا۔ ۱۲

شجرۂ طیبہ شاہ [illegible]

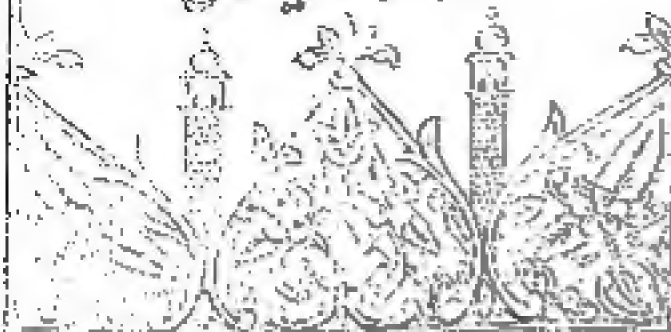

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد تیری کیا ہو رب العالمین
دیکھ دل میں اپنے اے مرد حقیر
ہیں مریض عشق کے [illegible] طبیب
قطب عالم [illegible] روشن ضمیر
[illegible] دل [illegible]
[illegible] ذکر سے
با یقیں تجھکو خدا مل جائے گا
ہے آرزو عشق جان [illegible]
شکل [illegible] دیکھ لی [illegible] خدا
شاہ [illegible] کا نام
[illegible] ارادت شاہ [illegible] اللہ سے
پیر [illegible] ہو پیر دو [illegible]
پیر [illegible] سے [illegible] پیر

[illegible]
[illegible] حضرت [illegible]
[illegible] معرفت [illegible]
[illegible] حضرت [illegible]
[illegible]
[illegible] پیر [illegible]
دل میں [illegible] پیر [illegible]
[illegible] شاہ [illegible]
دو جہاں میں [illegible]
ذکر [illegible] اپنے دل میں [illegible]
[illegible] کی [illegible] سے
دیکھ [illegible] کی [illegible]
دور کر دل سے تو اپنے [illegible]

کر دے دل پر راست فرید ارجمند
خواجہ معصوم با صدق و صفا
شیخ احمد شاہ سرہندی بیاں
حضرت شاہ سکندر اولیا
غیر کی الفت کو دل سے نکال
کیجئے ہم پر کرم حضرت فضیل
ہو سفر کو میسر در وطن
شاہ شمس الدین حضرت [illegible]
بو الفضل کے [illegible] دل کا م جاں
شاہ شمس الدین [illegible] قطب
[illegible] پیشوا [illegible] تفضیل
یاد کر حضرت بہاء الدین شاہ
باب عرفاں پر پہنچے اہل شتاب
شاہ شرف الدین [illegible] کا خبر
آپ میاں رزاق [illegible] پیشوا
غوث الاعظم سرگروہ اولیا
آتش دوزخ ہوئی [illegible] حرام
[illegible] شاہ عبد [illegible]
[illegible] شاہ ولایت نام ایک
بوالفرح [illegible] یاد کر [illegible]
حضرت بو الفضل کامل اولیا
حضرت عبد العزیز با کمال
حضرت بو بکر شبلی نام سے

کر [illegible] حضرت شاہ محمد نقشبند
جام وحدت کا مجھے بھی ہو عطا
ہیں محمود [illegible] شان [illegible] بیاں
پیش [illegible] کیجئے [illegible] کو عطا
[illegible] کامل [illegible]
نور دل حاصل ہو حضرت [illegible]
شہ کہ خلوت [illegible] در انجمن
ہو فقیری [illegible]
ہیں [illegible] شاہ عارفاں
فضل ہو [illegible] حضرت کے سبب
جرم کا [illegible] و سبیل
تا نہ ہو [illegible] دین سے تباہ
حضرت [illegible] میاں عبد [illegible]
نفس شیطاں سے [illegible]
[illegible] دل ان سے [illegible]
نام نامی آپ کا جس [illegible]
دیکھئے [illegible]
شاہ [illegible] کے [illegible] پیشوا
ہو [illegible]
جس [illegible] دل [illegible]
ہو دل [illegible]
ان کی [illegible] خیال
جو طریقت کی مجھے منزل [illegible]

[illegible] شاہ [illegible]
[illegible]
حضرت [illegible]
ہیں [illegible]
[illegible]
[illegible]
یا رسول اللہ [illegible]
واسطے حسنین کے [illegible]
واسطے بو بکر [illegible]
چار [illegible] معصوم کا [illegible]
کیجئے میری شفاعت [illegible]
پیر و مرشد پر کروں [illegible]
کوئی دم خالی نہ جائے [illegible]
[illegible] سینہ [illegible]
پیروی مرشد کی مجھ سے [illegible]
[illegible]

[illegible] دل [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] مرشد سے [illegible]

موت [illegible] کی مجھے آسان ہو
خاتمہ [illegible] ایمان ہو

بحق لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

شاہ جی تیرے پروانوں نے پایا ہے یہ رتبہ
موتی کو دو جہاں تم نے بیک دانہ سمجھ کر

غزل

اٹھا ہے آنکھ سے پردہ محمد شیر دولی کا
ہوا ہے جلوہ گر جا بجا محمد شیر دولی کا

تصور دل میں کرتا ہوں میں جب سے سوز کا
وہ آفتاب ہے میرا محمد شیر دولی کا

کوئی کہتا ہے دیوانہ کوئی کہتا ہے مستانہ
نگہ میں تیرے ہو شیدا محمد شیر دولی کا

جناب غوث اعظم کا ہے سر پر میرے سایہ
نہ چھوٹے ہاتھ سے ہرگز محمد شیر دولی کا

یہی دل کی تمنا ہے یہی ہے آرزو میری
کرے ہو دور مجھ سے اب محمد شیر دولی کا

جلا دو مجھ کو دل شیدا ہوں میں اک خستہ
لگا کر قلب پر ضرب محمد شیر دولی کا

زبیر سوز جگر کیوں آہ ہے میرا دل گشتہ
میں چوں مارا ہوا ہوں محمد شیر دولی کا

خدا کے واسطے دنیا میں مجھ کو اے منصور
جما ہے قلب پر نقشہ محمد شیر دولی کا

یہیں زلفیں اے آشق [illegible] آکر
ہے آباد یہ بیت محمد شیر دولی کا

غزل دیگر

عارف ذات خدا حاجی محمد شیر ہیں
اس سے [illegible] حاجی محمد شیر ہیں

عاشق نام خدا شیدائے ختم الانبیا
زیب بزم [illegible] حاجی محمد شیر ہیں

صاحب [illegible] کا جیب [illegible]
غوث اعظم کی تمنا حاجی محمد شیر ہیں

شاہ جیلاں کے تصدق میں [illegible]
[illegible] حاجی محمد شیر ہیں

خضر کی کملی کا ہر گوشہ شعاع طور ہے
نور کی کملی میں لپٹا حاجی محمد شیر ہیں

کملیاں دو [illegible] صدیق والی کملیاں
جن کے قدموں کی ضیا حاجی محمد شیر ہیں

حضرت فاروق اور حضرت عثمان [illegible]
جان و دل سے شیفتہ حاجی محمد شیر ہیں

وہ قبائے پاک [illegible]
[illegible] وحدت [illegible] حاجی محمد شیر ہیں

[illegible]
[illegible] حاجی محمد شیر ہیں

[illegible]

غزل

[illegible]

سب پہ ہر طور بر گیا ہے حق — تیری یک یک ادا محمد شیر

دل مستغرق کو اب قرار نہیں — شکل زیبا دکھا محمد شیر

غیر سے کیا کہوں کہ ہے میرا — تو ہی کر دے بھلا محمد شیر

ہر طرف آپ سے نجات ملے — تیرے صدقے میں یا محمد شیر

ہو خطا میرے دل کو بہت — میں پریشان ہوں یا محمد شیر

ہو دلاور پہ اب نگاہ کرم — اے پیر حق نما محمد شیر

غزل دیگر

مرا دل کیوں نہ محمد شیر مرشد پیر کے قرباں
سنا کر ایسا ساقی کی جناب غوث [illegible]
حرارت آگئی دل پہ جناب عشق کی [illegible]
نگاہ [illegible] سینے سے لگا [illegible]
میں [illegible] نسبت نور مرشد سے [illegible]
سلسلہ قادریہ سلسلہ میں کر دیا [illegible]
کرے [illegible] میں اللہ کے [illegible]
[illegible] عشق [illegible]
نگاہ کرو داغ دل میں [illegible]
مبارک [illegible] سے [illegible]
خدا جب ذکر کرتا ہے میں ایمان [illegible]
[illegible] کلام اللہ [illegible]
[illegible] شاہ [illegible]
[illegible] سے [illegible]
[illegible] میں [illegible]

غلامی آپ کی پائی میں اس [illegible] کے قرباں
[illegible] دل [illegible] تجھ پہ کے قرباں
لگا جب نام مرشد کا میں اس [illegible] کے قرباں
جگر جب کا [illegible] میں [illegible] تیرے کے قرباں
تو [illegible] میں [illegible] تیرے کے قرباں
محمد شیر مرشد آپ کی [illegible] کے قرباں
دل دیا [illegible] مرشد کی [illegible] کے قرباں
کیا [illegible] تری [illegible] کے قرباں
[illegible] تری [illegible] کے قرباں
[illegible] کے قرباں
[illegible] کے قرباں
[illegible] کے قرباں
[illegible] تیری [illegible] کے قرباں
[illegible] مرشد [illegible] تیری [illegible] کے قرباں
[illegible] کے قرباں

دکھا [illegible] | [illegible] تصویر [illegible]

غزل

میں شیر [illegible] کی [illegible]
میں [illegible] کے [illegible]
[illegible] دل [illegible]
[illegible] پہ [illegible]
[illegible] کر کے [illegible] جنت [illegible]
میں [illegible] کے جنت سے [illegible]
[illegible] مرشد سے [illegible] دیکھا
وہ [illegible] دم [illegible]
جنت میں [illegible] مرشد کی [illegible]
[illegible] مرشد کی [illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
کی پیر و مرشد [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] سینے میں [illegible]
[illegible] داستان [illegible]

غزل

بھر دے [illegible] پیالہ — ساقی [illegible]
ساقی [illegible] پیاس [illegible] ہے — [illegible]
[illegible] — [illegible]
[illegible] — [illegible]
[illegible] — [illegible]
[illegible] — [illegible]
مست [illegible] ساقی [illegible] — [illegible]
دل [illegible] — [illegible]
ساقی [illegible]

جام صہبا کی خبر ہو ساقی میخانہ کی ... آتی ۔ تازہ خشوع ساز

نہ رہے خبر کی ساقی ... دل جب سا کر
... دل سے ... [illegible]

غزل

سہروں کے ... دیوانہ محمد شیر زدانی
شمامہ ہاتھ سے ساغر پیا ... اٹھا
چراغ بزم اسرار حقیقت ذات والا ہے
تمہیں ہو ساقی میخانہ عرفاں ... آتا
شہ اقلیم وحدت صاحب جود و سخا تم ہو
... وحدت ... ذاکر ... فیض ... لی
شراب عشق ... سے ... دیا ہم
کلہ و لفظ اقدس کی ... بر صفت جیسے
... خود وحدت ... آپ کے آگے
... کرم ... آئے ... وحدت ... ہے
... علی ... کے باب ... پیارے
... آ جاتی ... محمد شیر ...

کہوں کیا اثر کا افسانہ محمد شیر زدانی
عجب ہے بادہ میخانہ محمد شیر زدانی
تمہارا ہوں ہیں پروانہ محمد شیر زدانی
... کے پیمانہ محمد شیر زدانی
مری صورت گدایانہ محمد شیر زدانی
ہے دربار شاہانہ محمد شیر زدانی
کرو اب ہے فیض کا زمانہ محمد شیر زدانی
ہے سر تاج شاہانہ محمد شیر زدانی
ہے اب فیض کا خانہ محمد شیر زدانی
... شاہانہ محمد شیر زدانی
ہوں میں غم سے بیگانہ محمد شیر زدانی
ہے مقبول ... محمد شیر زدانی

غزل دیگر

محمد شیر صاحب عاشق ... ہو
سیاست ... آدمی ... سے تم ہو
شریعت میں محمد شیر ... آدمی ... تم ہو
... بیان ... کیا تم ہو

[illegible]

... دل ... [illegible]

... [illegible]

قائم ہوا نظر ... سے ... ہوا

... [illegible]

... جس ... ہوا

... [illegible]

کہ ... درویش ... [illegible]

... [illegible]

... ہے ... ہوا
... دل ... ہو

غزل

شاہ گردوں ... شیر
علم توحید میں ... نقش
شان ... علی شیر ہے
... شاہ ... ہے
... [illegible]
... [illegible]
... [illegible]

... شیر
... شیر
... شیر
... شیر
... شیر
... شیر
... شیر

[illegible]

غزل

[illegible]

غزل

[illegible]

آپ کی ذات مقدس کے سوا [illegible]

[illegible]

آپ کی صورت میں [illegible]

[illegible]

غزل

[illegible]

لگائی تھی وہ آتش عشق دل پر
تم نے نغمۂ درد دل پہ چھپایا
وہ [illegible] [illegible] دل
کھلاتے تھے [illegible] دنیا جہاں
دکھائی تھی کیا شان رحمت کے [illegible]
[illegible] سکیں [illegible] پیغمبر
تھی بندہ نوازی ہر ایک بشر سے
سماں آپ کرتے وہ مہمان نوازی
[illegible] دعوت [illegible] کرتے تھے تم
کھلاتے تھے سب کو خود آپ کھانے
غریبوں کی دعوت میں جاتے تھے پیدل
لکھوں کیا میں اوصاف [illegible]
سماں [illegible] چھوٹے سے حجرے میں [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] حجرے میں [illegible]
[illegible]
[illegible] جاتی آنکھیں [illegible]
مصیبت کو تم نے سدا [illegible]
[illegible]

کرشمے کی [illegible] جاری
[illegible]
[illegible] کیا یاری یاری
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] جاری
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
ند[illegible] جلدی

غزل

[illegible] مدینے سے [illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
رسول اللہ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
خدا کی راہ میں [illegible]
[illegible]
[illegible]

غزل

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

جناب غوث اعظم اسکو سینے سے لگاتے ہیں
جو مانگے دل سے ... محمد شیر ربانی

تصور آگیا اک قلب میں روئے منور کا
... اب ... شیر ربانی کا

نہیں کچھ وہ رضا سے ... محمد ... کا
کر ... محمد شیر ربانی کا

سہرا

سجایا جب مرے مرشد نے اللہ کا سہرا
تو گایا بزم وحدت نے رسول اللہ کا سہرا

چمن یار سے مہکا مرے پیر و مرشد کا
کر ... عشق رسول اللہ کا سہرا

بہار باغ عالم میں محمد شیر ربانی نے
چڑھا ... وحدت سے ... اللہ کا سہرا

کسی کو جب کیا ... مرشد کامل
... ثانی اللہ کا سہرا

چلانے جب دور معرفت میں ساغر عرفاں
... ثانی اللہ کا سہرا

صفت محبوب سبحانی کی ... تو
... جمال اللہ کا سہرا

... کر سانس کے ... [illegible]
... اللہ کا سہرا

کبھی عرش ... کبھی عشاق کے ...
کبھی ہے جلوہ محبوب بیت اللہ کا سہرا

... قربت کی لذت عاشقان ... کبھی
... کلام اللہ کا سہرا

کبھی ہے نور ... کبھی ... کا جلوہ ہے
کبھی ... کلیم اللہ کا سہرا

شہادت ... ان عاشقان ...
... ثنائی خدا کا سہرا

خدا آباد رکھے ساقیان بزم الفت کو
... بنایا اللہ کا سہرا

بندھایا ہے ... محمد شیر ربانی نے
... رسول اللہ کا سہرا

نیا دھو کر میاں ... جیسے ...
دیا ... خدا کا سہرا

غزل

نہیں بس ہے ... مرشد سہارا تمہارا
... فیصلہ تمہارا

... بے ... تمہارا
قتیل ... ہے مارا تمہارا

ترقی ... بار
[illegible]

... شوق ...
[illegible]

... آنے کو ...
[illegible]

... آنکھوں کے ...
[illegible]

وہ پردہ ... آئے ...
[illegible]

... کے ...
[illegible]

مرے دل میں آ ... بادشاہ
[illegible]

میاں جیسے ... جلوہ ...
[illegible]

... اچھا نہیں ہے
[illegible]

ازل ... مرشد ...
[illegible]

... دل سے یا غوث اعظم
[illegible]

... جان ... کر ...
[illegible]

... سے حق سے
[illegible]

مرے ... کیا حقیقت
[illegible]

... وہ پایا ... ہوا وہ
[illegible]

... شیر ربانی کا
[illegible]

دعا کیجئے دست ... اٹھا کر
[illegible]

غزل

مرے دل میں مرشد ... ہوتے ہیں
... ہوتے ہیں

... میں آ کے ... ہیں بلوت
... ہوتے ہیں

... جس ... کی ...
... ہوتے ہیں

... عشق میں ... ہوتے ہیں
میاں آپ ہی کے ... ہوتے ہیں

مریدو کرو اب میاں کی زیارت — کرو دو غم سے پردہ اٹھائے ہوئے ہیں
کوئی پیر و مرشد سے یہ عرض کرتے — کرشمہ [illegible] آئے ہوئے ہیں
میاں درد فرقت سے آنکھوں میں آنسو — بڑی دیر سے ڈیرہ ڈالے ہوئے ہیں
شہودی عشق سے دل مریدوں کے نالاں — کہ ہم شاہ جی کے بلائے ہوئے ہیں
زیارت کرا دو حبیب خدا کی — میاں تم سے ہم لو لگائے ہوئے ہیں
ہوا ہے جو عشق نبی دل میں پیدا — پیر و مرشد سے ہم فیض پائے ہوئے ہیں
غرض ہے نہ دنیا سے یا غوث اعظم — تمہاری طرف لو لگائے ہوئے ہیں
مدینے چلئے اب تو یا غوث اعظم — [illegible] آئے ہوئے ہیں
ترستے ہیں صورت کو ہم شاہ جی کی — [illegible] دل پر اٹھائے ہوئے ہیں
الٰہی کبھی تو میں یہ خواب دیکھوں — [illegible] آئے ہوئے ہیں
[illegible] مجلس میں جنت کے بیٹے — [illegible] ہوئے ہیں
رنگین ہیں گلستاں دل کے غنچے — [illegible] شاہ جی کو بلائے ہوئے ہیں
سو رب کر دو حرم اقدس میں [illegible] — قدم پیر و مرشد کے آئے ہوئے ہیں
ہمارا تو اس وقت دل بھر رہا ہے — ہمیں خدا ہی یاد آئے ہوئے ہیں
مزار مقدس پہ ہو ہو اس کی [illegible] در — بہ شوق قدمی [illegible] ہوئے ہیں
[illegible] جنت خلد کو اے [illegible] — ازل ہی سے [illegible] ہوئے ہیں

غزل

اب چین نہیں ہے میاں ہے دو مجھے تماشہ [illegible] اے شاہ جی پیارے
الٰہ آنکھوں کا تم نور ہو اور دل کے سہارے۔ اے شاہ جی پیارے
[illegible] شاہ [illegible] کے تم تخت جہاں ہو۔ اور [illegible] ہو
[illegible] کیا [illegible] طرح ہو کوئی [illegible] اے شاہ جی پیارے
[illegible] ہم ایک نظر [illegible] دکھا دو۔ [illegible] دو

[illegible] ترستے [illegible] اے شاہ جی پیارے
فرقت میں [illegible]
[illegible] دل [illegible] اے شاہ جی پیارے
[illegible] بس [illegible]
[illegible] اے شاہ جی پیارے
اب دل [illegible]
[illegible] اے شاہ جی پیارے
[illegible] یا [illegible] دو
اب چین نہیں ہے دل مضطر [illegible] اے شاہ جی پیارے
[illegible] کا کوئی [illegible]
جنت میں چلے جائیں [illegible] اے شاہ جی پیارے
ہے وقت نزع [illegible] بالیں پہ [illegible]
دم توڑ [illegible] سر کو [illegible] اے شاہ جی پیارے
ان [illegible] میں جہاں [illegible]
تم [illegible] ایک [illegible] اے شاہ جی پیارے
[illegible] سے [illegible]
[illegible] اے شاہ جی پیارے

غزل

میاں مجھے کو جلوہ دکھایا کرتا ہیں — [illegible] کہ [illegible] ہیں
تڑپتا ہے دل [illegible] بسمل — مجھے اپنی صورت دکھا [illegible] ہیں
تمہاری طرف میری [illegible] — مجھے اپنے در پر [illegible] ہیں
در غوث پر جان [illegible] سے — یہ حسرت ہماری [illegible] ہیں

[illegible]

غزل

[illegible]

غزل

[illegible]

[illegible]

غزل

[illegible]

سُنئے اب سُناہ جیلانی کا دیدار ہے بتا شیے

تمہارے در کے گرد ان کا پلا ہے اب کہاں جائے
در دولت سے کچھ دے شہ جی میاں دیکھو دیجے

غزل

دکھا دیں مشتاق تھا آنکھ ہو گیا
پاشا جی پردہ رخ زیبا سے ہٹا دو
اس وقت نہ پوچھے کوئی کچھ حال ہمارا
کیا نور برستا ہے زیارت پہ میاں کی
افسوس در پاک پہ دیدار نہ ہو ہے
دکھلاؤ میاں پیر خدا جو تجلی
صورت تیری صدقے تیرے قربان تصور
ایک ہم ہری حالت کبھی ٹھیک نہ ہوتی
کرتا ہوں تصور تو نظر آتی ہے صورت
اللہ ہے کس شہ جیلانی کی تربت
اس در سے نہ ملنے کے کبھی حشر تلک ہم
اس جا پہ ہی نظر جا ہے اس صورت پہ شفق
صاف ان میں نظر آتا ہے اللہ کا جلوہ
مشکل کوئی درپیش ہوئی آکے کہیں جب
کہہ دو در اکبار تو اللہ [illegible] +
جب یاد کیا [illegible] نے حشر میں میاں کو

نثار دل اس رات خیر لئے ہوئے ہیں
شیدائی زیارت کے لئے آئے ہوئے ہیں
بے فکر رہیں شاہ جی یاں آئے ہوئے ہیں
بادل ہیں میاں نور کے [illegible] ہوئے ہیں
ملنے کو میاں آپ سے ہم آئے ہوئے ہیں
بلبل تیری الفت کی جگر [illegible] ہوئے ہیں
ہم سے تو دل و جان جلائے ہوئے ہیں
پروانوں سے قلب جلتے ہوئے ہیں
ہوتا ہے یقین دل میں جان آئے ہوئے ہیں
قدسی پے تعظیم یہاں آئے ہوئے ہیں
بلبل جو میاں آپ کے ٹھہرے ہوئے ہیں
تقدیر غلاموں کی جو چمکائے ہوئے ہیں
جو قلب میاں آپ کے چمکائے ہوئے ہیں
دیکھا کر تسلی کو میاں آئے ہوئے ہیں
سننے کو میاں ہم [illegible] آئے ہوئے ہیں
ہاتھوں کو [illegible] کے لئے پھیلائے ہوئے ہیں

غزل

گنج سے پردہ اُٹھا دو محمد شیر | اپنا جلوہ دکھا دو محمد شیر

[illegible]
اب [illegible] کلمہ ہم کہتے ہیں
[illegible]
آہستہ [illegible]
[illegible]
ہاتھ میں [illegible]
[illegible] کا +
اب کہیں لا الٰہ الا اللہ
آپ کی [illegible]
[illegible] ہے سبز کا پردہ
جاؤں اب کس کے آستانے پر
[illegible] کس کے [illegible]

شاہ [illegible] محمد شیر
شاہ شاہ [illegible] محمد شیر
[illegible] محمد شیر
[illegible] محمد شیر
[illegible] محمد شیر
[illegible] محمد شیر
[illegible] محمد شیر
[illegible] محمد شیر
تیری دولت [illegible] محمد شیر
[illegible] محمد شیر
[illegible] محمد شیر
اب [illegible] محمد شیر
[illegible] محمد شیر
[illegible] آپ کا [illegible] محمد شیر

غزل

کھلا ہے آج میخانہ محمد شیر صاحب کا
[illegible] محمد شیر صاحب کا
[illegible] سے
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible] محمد شیر صاحب کا
[illegible] محمد شیر صاحب کا
[illegible] محمد شیر صاحب کا
[illegible] محمد شیر صاحب کا
[illegible] محمد شیر صاحب کا
[illegible] محمد شیر صاحب کا
[illegible] محمد شیر صاحب کا

کیا طالب جا رہی تو شریعت و دین کے پا[illegible]
کہیں ہے ذکر اللہ کہیں ہے شغل [illegible]
تجھے کیا خوف ہو نفس لعیں کا حلہ سازی [illegible]

دوعالم ہے فیض کا دریا محمد شیر میاں کا
جدھر دیکھو تو شریعت پہ محمد شیر صاحب کا
دلا [illegible] علم [illegible] محمد شیر صاحب کا

غزل

تصور کام کرتا ہے [illegible] نہیں [illegible] شیر کا
[illegible] قالب میں [illegible]
[illegible] اللہ [illegible] شیر کا
[illegible] غوث کے [illegible]
بہت [illegible] کیا [illegible] عشق [illegible]
محبت سے [illegible]
ہمارے شاہ جی کا آستانہ [illegible] جنت
میاں [illegible] جنت کو [illegible]
[illegible] بہت [illegible] بیابانی نے
[illegible] ذکر اللہ سے [illegible] فیض پائے ہیں
[illegible] کرکے [illegible]
[illegible]
[illegible] آستانہ [illegible]

ہو [illegible] سب [illegible] کے قدم کا
[illegible] شاہ جی کے [illegible] شیر کا
[illegible] شیر کے گھر کا
[illegible]
محمد شیر کا [illegible] قدم [illegible]
[illegible] قیامت [illegible] سر کا
[illegible] شیر کے [illegible]
[illegible] شیر کے [illegible]
[illegible] آپ [illegible] کا
[illegible] دل میں [illegible] کا
[illegible]
[illegible] غزل [illegible]
[illegible] محمد شیر [illegible] کا

غزل

تیرے [illegible] کا تم [illegible] ہو گا
میاں [illegible] کا [illegible] میاں [illegible] ہو گا
کہا جب شاہ جی نے [illegible] میں [illegible]

[illegible] قدموں کا [illegible] ہو گا
وسیلہ [illegible] شیر [illegible]
[illegible]
تصور میں جناب شاہ جی کے [illegible]
[illegible] غوث [illegible]
ہمارے شاہ جی کے [illegible]
[illegible]
جماعت ساتھ [illegible] قیامت کو [illegible]
محمد شیر [illegible] وہاں [illegible] ہو گا
کوئی خادم ادب سے [illegible] ہو گا
کوئی [illegible] ہو گا
کوئی [illegible] ادب سے آپ کی [illegible]
کوئی [illegible] ہو گا
کسی کو قسمت [illegible] ہو گا
کسی کے [illegible] شاہ جی کا [illegible] ہو گا
کوئی [illegible]
[illegible] ہو گا
عجب [illegible] شاہ جی [illegible]
وسیلہ [illegible] شفاعت کا [illegible] ہو گا
[illegible] جنت میں
[illegible] شادی [illegible]

غزل

[illegible] محمد شیر کا
[illegible] محمد شیر کا

[illegible]

[illegible]

رونقِ بزمِ فنا فی اللہ ہیں
حق تو یہ ہے کہ رہنما باللہ ہیں

جن سے ہے دل پہ ہمارے روشنی
اپنے مخدوم رشید پیر شاہ جی

ایسے ہی مرشد ہمارے ہم مرید
سب سے واقف ہیں سیّد پیر کو شیخ الشیوخ

ہم بروں کو بھی کرینگے یہ سعید
حشر کو دکھلائیں گے نورِ الٰہی کا دید

ہم کو دلوائیں گے حوریں جنتی
پیش حق کر کے شفاعت شاہ جی

نجم عاصی اب خدا کے واسطے
ہاتھ اٹھا کر کبریا کے واسطے

بخش یا رب مصطفےٰ کے واسطے
انبیا و اولیا کے واسطے

دل ہمارا نور سے کر منجلی
از برائے پیر و مرشد شاہ جی

غزل

نبی کی پاک محفل میں محمد شیر آتے ہیں
ہمارے خانۂ دل میں محمد شیر آتے ہیں

سجاتے ہیں جو بزمِ شہ میں ذکرِ شہ کے گلدستے
وہاں مشکل کشا دل میں محمد شیر آتے ہیں

ٹہلتے ہیں کبھی کالی کملیا ڈالے کاندھے پر
کبھی گھونگٹ سے محفل میں محمد شیر آتے ہیں

جہاں پر ذکر ہوتا ہے جنابِ غوث اعظم کا
تو اس پاکیزہ محفل میں محمد شیر آتے ہیں

قدم رکھتے ہیں اہلِ سلسلہ جب ہو کے جنگل میں
تو ہر دشوار منزل میں محمد شیر آتے ہیں

اگر اے نجم تیرے لاکھ دشمن ہوں تو کیا غم ہے
مدد کو تیری مشکل میں محمد شیر آتے ہیں

غزل

دل مرا سوئے پیر و مرشد ہے
عاشق روئے پیر و مرشد ہے

کچھ نہ پوچھو ہمارا حال اس دم
یاد گیسوئے پیر و مرشد ہے

واہ زلفوں پہ تری شاہ عرب
مشک آہوئے پیر و مرشد ہے

عطر سنتا مہک رہا ہے یہاں
یا یہ خوشبوئے پیر و مرشد ہے

جم گیا رنگ آج مجلس میں
ہر طرف بوئے پیر و مرشد ہے

کلمہ کا لا الٰہ الا اللہ
ذکر محمد [illegible]

راستہ ہے غوث اعظم کا
لیں ہی [illegible]

عشق کی جان چبھ گئی چشتی کا تیر
پیتا [illegible]

توسن توبہ اے نجم کیوں نہ چلے
زور [illegible]

غزل

دیکھ لو دربار شاہانہ محمد شیر کا
اور یہ رنگ فقیرانہ محمد شیر کا

مست ہوں کیونکر نہ جام معرفت سے آج ہم
کھل رہا ہے جب کہ میخانہ محمد شیر کا

کیوں نہ جل کر خاک ہو جائے شمع توحید پر
کس کا پروانہ ہوں پروانہ محمد شیر کا

محفل میلاد میں تشریف لاتے ہیں حضور
اس لئے ہوتا ہے یاں آنا محمد شیر کا

قیس میں فرہاد ہوں لیلیٰ ہوں کب شیریں ہوں میں
ایک دیوانہ ہوں دیوانہ محمد شیر کا

خم پہ خم ساغر پہ ساغر بٹ رہا ہے بزم میں
دور پر ہے آج پیمانہ محمد شیر کا

اللہ تیری لاج رکھے اور کرے اللہ بھلا
کیا پیارا تھا یہ فرمانا محمد شیر کا

شوق سے کھانا کھلاتے تھے خدا کی راہ میں
بس یہی تھا کام روزانہ محمد شیر کا

نجم تیرے شعر کو پڑھ درد سینہ سوز سے
یاد آ جاتا ہے افسانہ محمد شیر کا

غزل

محمد شیر کے جلوے نظارے غوث اعظم کے
مرے دل کو ضیا بخشیں ہیں پیارے غوث اعظم کے

نظر کی کشتیاں دریائے وحدت کی طرف تھا
بہا کر لے چلے مرشد کنارے غوث اعظم کے

سنور جائے نہ کیوں یہ خانۂ دل انکی زینت سے
محمد شیر مرشد ہیں سنوارے غوث اعظم کے

قمر ہیں انبیا جان قمر محبوب داور ہے
ہیں سیارے اولیا اللہ ستارے غوث اعظم کے

محمد شیر کی الفت میں سینہ چاک کرتے ہیں
رسول اللہ کے پیارے دلارے غوث اعظم کے

مسیحائی سے مر کے بھی نہیں دل زندہ جانیں
زباں سے نجم اگر کہدیں پیارے غوث اعظم کے

[illegible]

غزل

[illegible]

غزل

[illegible]

گنہگار تو ہم بہت ہیں و لیکن | ترے شاہ جی کے سہارے ہوئے ہیں
نہ کیوں شاہ جی کی محبت ہو دل میں | کہ وہ پیر و مرشد ہمارے ہوئے ہیں
نہ ڈوبے گی کشتی کبھی بحر غم میں | میاں شاہ جی جب سہارے ہوئے ہیں
وہ شاہ جی پہ قربان کر دے سب ہم | کہ تن من کی کشتی کنارے ہوئے ہیں
نہیں اے اجل پیر کا کچھ بھی ہے | کہ ہم تیغ الفت کے مارے ہوئے ہیں
دیار بقا کیوں نہ حاصل ہو ہم کو | کہ ہم پیر و مرشد کے مارے ہوئے ہیں
برستا ہے نور خدا ان کے اوپر | میاں آپ کے جو دلارے ہوئے ہیں
بنا آتش عشق مرشد سے تن من | وہ پیدا ابھی ہیں شرارے ہوئے ہیں
عیاں جا بجا شاہ جی کا ہے جلوہ | وہ آنکھوں میں روشن ستارے ہوئے ہیں
ہیں جمعہ کی شب شب قدر یوں ہے | کہ مرشد کے اب شب گزارے ہوئے ہیں
میاں کی فقط ایک نگاہ کرم سے | مریدوں کے روشن ستارے ہوئے ہیں
عنایات سے غوث اعظم کی کامل | فقیروں میں مرشد ہمارے ہوئے ہیں
در غوث پر شاہ جی کے کرم سے | میاں اب تو بستر ہمارے ہوئے ہیں
سجے کیا محمد بشیر آپ پر وہ | میاں کے جو جیتے اتارے ہوئے ہیں
بسی عطر سنت سے بزم مقدس | مرید آپ کے گل ہزارے ہوئے ہیں
ہوا شاہ جی کے چمن سے جو آئی | تو کھل کھل کے دل گل ہزارے ہوئے ہیں
مریدو ادھر آؤ دیکھو تجلی | میاں رخ سے پردہ اتارے ہوئے ہیں
میاں کی جو تربت پہ غمگین پہونچا | وہ شاداں ہوا خرم کنارے ہوئے ہیں
مرے شاہ جی کی زیارت پہ اکثر | خود اور مصور بنے نظارے ہوئے ہیں
ارادہ جو طیبہ کا ہم کر رہے ہیں | یہ شاید میاں کے اشارے ہوئے ہیں
نگہبان ہو نجم عدو زر جا سے | مددگار مرشد ہمارے ہوئے ہیں

غزل

مراتب دیکھو کہاں پہونچا محمد بشیر کا | وہ سعید ہیں ہر ایک نشاں اونچا محمد بشیر کا

دیکھنے والو چلو دیکھو جو ہو منظور سیر — ہے بہار بے خزاں روضہ محمد شیر کا
وہ مقدس آستاں کو ڈھونڈ کر جائیں کہاں — جان و دل سے جو ہوا شیدا محمد شیر کا
آفتاب حشر کی گرمی کا اس کو ڈر نہیں — جس کے سر پہ ہو گیا سایہ محمد شیر کا
صاف ستھرے ہو گئے سارے گناہوں سے مرید — ابر رحمت جس گھڑی برسا محمد شیر کا
دل سے اللہ کے نعرے جب چلے سوئے فلک — ابر رحمت جو دم اٹھا بس محمد شیر کا
دائرہ جاں کیوں نہ اُڑ جائے ہوائے شوق میں — یاد آئے جب اُسے روضہ محمد شیر کا
مانگتا ہے دم قدم کی بھیک دیکھیں کون دے — ہاتھ پھیلائے ہوئے منگتا محمد شیر کا
مانگنے والوں کے دامن نعمتوں سے بھر دیئے — فیض پر جب آگیا دریا محمد شیر کا
نعرۂ اللہ اکبر کے نہ کیوں ڈنکے بجیں — نام لے گا جب کوئی شیدا محمد شیر کا
کیا تعجب ہے کہ دُھل جائیں مریدوں کے گناہ — قادری دریا سے ہے چشمہ محمد شیر کا
ہیں بھری محفل کے دولہا شاہ مولانا بشیر — اُن کے دم سے ہے یہ سب میلہ محمد شیر کا
دیکھنا ڈر کر قیامت ایک طرف ہو جائیگی — جھومتا نکلے گا جب شیدا محمد شیر کا
وہ غنی کہلائے گا اور دور ہو گی مفلسی — جان و دل سے جو فدا ہو گا محمد شیر کا

غزل

عرس والا ہے شاہ محمد شیر — بزم اعلیٰ ہے شاہ محمد شیر
شاہ جی قبلہ کی معرفت کا سبق — دینے والا ہے شاہ محمد شیر
ہم فقیروں کی مجلس میں نام خدا — مسند آرا ہیں شاہ محمد شیر
مصطفےٰ کی محبت خدا کی رضا — عاشق مرتضےٰ شاہ جی پر فدا
جان نثار شہید شہ کربلا — زیر دامان سرکار غوث الوریٰ
جنکو کہتے ہیں کامل ولی اولیا — ہیں وہ سلطان شاہ محمد شیر
عرس میں رونق افروز ہیں شاہ جی — شاہ احمد علی اور سارے ولی
آج ہی ہے یہ کیا انجم قادری — نجم اب مانگ لے دعائے ولی

جب سے شامل میں ہوا ہوں با بشیر شیر خدا	سب یہ دربار شاہ جی محمد بشیر

غزل

سرور اہلِ ولایت شانِ مولانا بشیر — باسعادت ہے با نسبت شانِ مولانا بشیر
ہے گلِ یکتا کی رنگت شانِ مولانا بشیر — رنگ میں ہے رنگِ وحدت شانِ مولانا بشیر
جس طرف دیکھا کی عنایت مشکل آسان ہو گئی — ہے سراسر حق کی رحمت شانِ مولانا بشیر
قرب حق تک ہے رسائی طالب اسرار کی — گر دکھا دے کچھ محبت شانِ مولانا بشیر
ایک نگاہِ لطف ہم پر ڈالئے بہرِ خدا — کھول کر چشمِ عنایت شانِ مولانا بشیر
تیرے بحرِ فیض سے سیراب ہوں ہم تشنہ لب — کر دے ظاہر ایسی شفقت شانِ مولانا بشیر
کیا لکھوں اوصاف تیرا خامۂ سینہ شگاف — ہے تری خالق سے قربت شانِ مولانا بشیر
بیاں نہیں ہو سکتے ہیں جس جا پہ بھی وہم و خیال — واں پہ پہنچی تیری عظمت شانِ مولانا بشیر
قدسیوں کی یوں نگاہوں میں تو ہے ہو صدا — جیسے آنکھوں میں بصارت شانِ مولانا بشیر
سیر کرتی رہتی ہے عرشِ بریں کی رات دن — اللہ اللہ تیری عظمت شانِ مولانا بشیر
سنگ دل ہو جائے ٹکڑے ایک ضرب آ کر — گر دکھا دے اپنی قدرت شانِ مولانا بشیر
جلوۂ فیضان ہے شاہ جی محمد بشیر کے — تجھ کو دی خالق نے رفعت شانِ مولانا بشیر
مرشدِ کامل نے تجھ کو خوب کامل کر دیا — آ گئی یوں تجھ میں رنگت شانِ مولانا بشیر
سب مقاماتِ طریقت میں ترا حامی ہوا — شاہ جی کا فیض خدمت شانِ مولانا بشیر
شاہ جی صاحب کا تجھ سے سلسلہ جاری ہوا — کہتے ہیں اربابِ ملت شانِ مولانا بشیر
سبز ہو دنیا یہ فیض پہنچائے تمامی خلق کو — تیری الفت اور محبت شانِ مولانا بشیر
کر دے روشن عاجز ملاح کا تاریک دل — آفتابِ چرخِ خلعت شانِ مولانا بشیر

غزل

ہیں آپ چشمۂ فیض و عطا بشیر میاں	ہے آپ ہی سے میری التجا بشیر میاں

نگاہِ لطف اِدھر بھی ذرا بشیر میاں
کہ ہوں لیے آپ کی امید یا بشیر میاں

تمھارے سامنے پھیلا ہے ہاتھ منگتا کا
تمھارے ہاتھ ہے اب لاج یا بشیر میاں

یہ التجا ہے خدا سے کہ روح جب نکلے
تمھارے قدموں پہ اب سر ہو یا بشیر میاں

کہیں نہیں ہے مرے درد و مصیبت کا علاج
حضور آپ کے در کے سوا بشیر میاں

اندھیری قبر میں لگتا نہیں ہے دل مرا
دکھا دو جلوۂ زیبا ذرا بشیر میاں

فرشتے قبر میں جب مجھ سے پوچھنے آئیں
تو فیض آپ کا ہو رہنما بشیر میاں

بروزِ حشر سوا نیزے پر ہو جب سورج
تو سر پہ آپ کا دامن ہو یا بشیر میاں

رہِ صراط پہ جب ڈگمگائیں میرے قدم
تو کیجیے گا مدد آ کے یا بشیر میاں

گلِ مراد سے بھر دیجیے مرا دامن
کھڑا ہوں دیر سے در پر میں یا بشیر میاں

ہے وقتِ نزع مدد کیجیے خدا کے لئے
بچائیے مجھے شیطاں سے یا بشیر میاں

حبیب آپ کا در چھوڑ کر کہاں جائے
نہیں ہے اس کا کہیں آسرا بشیر میاں

غزل

میں ہوں مدت سے دیوانہ محمد شیر حضرت کا
ہوں مجنوں اور مستانہ محمد شیر حضرت کا

میں طالب ساغرِ وحدت کا ہوں اے ساقیا مجھ کو
پلا دو بھر کے پیمانہ محمد شیر حضرت کا

جنوں کا میرے شہرہ ہو رہا ہے سارے عالم میں
ہوا ہوں جیسے دیوانہ محمد شیر حضرت کا

درِ شہ کا کیا کہنا ہے بیشک قصرِ جنت سے
مریدو تم کو کاشانہ محمد شیر حضرت کا

تمنا بادشاہوں کو ہے اس در کی گدائی کی
ہے کیا دربارِ شاہانہ محمد شیر حضرت کا

مئے وحدت کے پیاسو آؤ پی لو بھیک میں جلدی
وہاں جاری ہے میخانہ محمد شیر حضرت کا

غزل

جو پہنچے ہم دربشر جی پہ التجا کے لئے
مراد دل سے لئے قدم دور سے دعا کے لئے

میاں مرید کثرت رو رہے ہیں مرقد پر
گلے سے اٹھ کے لگا لو انہیں خدا کے لئے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

غزل

شاہ جی ... فیض ... [illegible] — [illegible]
[illegible] — ... شیر ... [illegible]
شاہ کی ... نعمت ... شاہ جی — [illegible]
سیدی ... شیر ... کے فرق پہ — شیر ... ہو
[illegible] — رحمت ... آگے ... ہو
... شیر شاہ جی — ہو گئے اس ... کا رتبہ سوا ہو
... فیض ہے ... سب ... — تیری طرف کو دھیان ہے سب کا لگا ہو

غزل

آج ہے اللہ کی رحمت یہاں — چشتی ہے کونین کی دولت یہاں
ہو رہی ہے کس شاہ کی مدحت یہاں — جو نظر آنے لگی جنت یہاں
آئے ہیں اس بزم میں سب چشتی — پیر نعمت شاہ جی احمد علی
آج ہیں اس بزم میں شاہ [illegible] — آج ہے اس جا [illegible] کا نزول
آج مہکے ہیں چمن میں پھول پھول — آج جھکتی ہیں در پہ سب [illegible]
آج شاہ کی بزم میں ہیں سب ولی — غوث الاعظم شاہ جی [illegible]
آج دربار میں چشتی آئے ہیں — گیلانی باداہ چشتی آئے